السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جانور زندہ بنام بڑے پیر صاحب کے نامزد کر کے رکھنا، گیارھویں تاریخ کو نہلا کے ذبح کرنا اور کھانا پکا کے زمین لیپ پوت کے تھال بھر کے رکھنا اور بڑی تعظیم سے سامنے کھڑے ہو کے اس کھانے پر فاتحہ پڑھنا اور اس وقت پیر صاحب کو وہاں حاضر وناظر فریاد رس جان کے مرادیں مانگنا درست ہے یا نہیں؟

وقت مصیبت کے بڑے پیر صاحب کو پکارنا کہ یا بڑے پیر میری مراد بر لائیے اور وقت پکارنے کے پیر صاحب کو سننے والا جاننا درست ہے یا نہیں؟ 2۔

قبروں پر عرس کرنا اور چراغ بہت جلانا، روشنی ہر طرح کی کرنا اور تیل بہت خرچ کرنا اور کھانا مٹھائی چڑھانا اور راگ گانا اور قوال خوانی کرانا اور اہلِ قبور کو سننے والا جاننا درست ہے یا نہیں؟ 3۔

مٹھیا کا چاول واسطے خرچ متعلق مسجد کے نکالا جاتا تھا، اس کو جو آدمی منع کر کے اُس چاول سے نیاز گیارھویں کرنے کو کہے، وہ آدمی کیسا ہے؟ 4۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جانور زندہ بنام بڑے پیر صاحب کے نامزد کر کے رکھ کر گیارھویں تاریخ کو نہلا کے ذبح کر کے اور کھانا پکا کے زمین لیپ پوت کے تھال بھر کے رکھ کر بڑی تعظیم سے کھڑے ہو کے اس کھانے پر فاتحہ پڑھنا اور اس وقت پیر صاحب کو وہاں حاضر وناظر وفریاد رس جان کے مرادیں مانگنا اور وقت مصیبت کے بڑے پیر صاحب کو پکارنا کہ یا بڑے پیر میری مراد بر لائیے اور وقت پکارنے کے پیر صاحب کو سننے والا جاننا اور قبروں پر عرس کرنا، چراغ بہت جلانا، روشنی ہر طرح کی کرنا اور کھانا مٹھائی چڑھانا اور اہلِ قبور کو سننے والا جاننا؛ یہ سب امور نادرست ہیں۔ کسی آیت یا مستند حدیث سے یا عملِ صحابہ سے ثابت نہیں۔ اس لیے یہ بدعت وضلالت ہیں۔ جو شخص ان امور کو جائز بتائے، محض جاہل اور قرآن وحدیث سے بے خبر ہے۔ اس قسم کے امور نہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کیے ہیں نہ کسی کو ان کی تعلیم فرمائی ہے۔

جو شخص کہے کہ یہ امور درست ہیں، اس کو جھوٹا جاننا چاہیے۔ وہ محض پیٹ کے واسطے بندگانِ خدا کو بہکاتا ہے اور یہ جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے آیتِ کریمہ : ﴿وَلَـٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ [سورۃ الأحزاب ٤٠]

سے پیغمبری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دی۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی پیغمبر ہوا ہے نہ ہو گا۔ جس قدر احکام خداوندی کہ بندوں کے حق میں مفید تھے، وہ سب اللہ پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتار کر دین کو پورا کر چکا اور جب دین پورا ہو چکا، تب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلا لیا۔ اب جو کوئی احکام مذکورہ کے سوائے کوئی دوسرا حکم جاری کرے، وہ حکم ہرگز پابندی کے قابل نہیں ہے اور کسی مسلمان کو اس حکم کا ماننا جائز نہیں ہے۔ مسلمان کو اس حکم کے ماننے سے بچنا چاہیے، ورنہ قیامت میں ضرور پکڑ ہو گی اور اللہ تعالیٰ پوچھے گا (ہم تو تمہارا دین پورا کر چکے تھے اور ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ﴾ [المائدة : ٣] نازل کر کے اس کی اطلاع بھی دے دی تھی، پھر تم نے دین کو ناقص کیوں سمجھا اور ہماری بات کو باور کیوں نہ کیا، سچ کیوں نہ سمجھا؟) اس وقت اِس کا کچھ جواب بن نہ آئے گا۔

گیارھویں کی نیاز کرنے کا بھی کوئی ثبوت قرآن مجید یا حدیث شریف سے نہیں ہے، اور مسجد کا بنوانا یا مسجد کی مرمت کرنا، اس کا بہت ثواب ہے، پس جو شخص اس مال کو، جو مسجد کے لیے نکالا گیا ہے، گیارھویں کی نیاز میں خرچ کرنے کو کہے، محض نادان اور بے خبر اور مناعِ خیر ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 42

محدث فتویٰ